مسئلہ ناموس رسالت ﷺ پر ایک لبرل پروفیسر کے
سوال کا جواب

قتلِ گستاخ

پر رسول اللہ ﷺ کا خوش ہونا



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور

مسئلہ ناموس رسالت پر ایک لبرل پروفیسر کے
سوال کا جواب

قتلِ گستاخ

پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا

از

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر میلسی وہاڑی
موسس مکتبہ طلع البدر علینا لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: قتلِ گستاخ پر رسول اللہ ﷺ کا خوش ہونا

کل صفحات ۴۸

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

تعداد : ۲۲۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: ربیع الغوث ۱۴۴۰ ہمطابق دسمبر ۲۰۱۸ء)

پروف ریڈنگ: الاستاذ محمد ذیشان رضوی

ھدیہ

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور ☆ دار النور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور ☆ قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر ☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی (۰۳۰۷۸۷۷۴۴۳۷ ☆ محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

مسعود رضا قادری۔۰۳۰۶۴۴۵۴۳۰۲

☆ الاستاذ محمد ذیشان رضوی ۰۳۰۴۴۲۶۰۴۶۲)

☆ جامعۃ الفردوس بورے والا مولانا مفتی اصغر علی صاحب ۰۳۰۶۶۹۳۴۱۶۸)

☆ جامعۃ الفردوس حاصل پور مولانا حافظ اختر علی ۰۳۰۵۹۸۲۸۹۹۵)

☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور ☆ نشان منزل دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

لبیك لبیك لبیك

یا سیدی یا رسول الله

صلى الله علیك وسلم

گستاخ رسول کی ایک ہی سزا

سر تن سے جدا سر تن سے جدا

الانتساب

محافظہ ختم نبوت مجاہدہ ناموس رسالت

حضرت سیدتنا ام عمارہ رضی اللہ عنہما

کے نام

جن کے بیٹے ناموس سالت کا تحفظ کرتے ہوئے شہید ہوئے

جنہوں نے قسم کھائی کہ میں مسیلمہ دجال کو خود قتل کروں گی

جوغزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے پہرہ دیتی رہیں

جو جنگ یمامہ میں بنفس نفیس شریک ہوکر رسول اللہ ﷺ کے گستاخ مسیلمہ دجال کے خلاف لڑتی رہیں

جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ) یااللہ! ام عمارہ اوراس کے گھر والوں کو جنت میں میرا رفیق بنادے

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

عرضِ فقیر

آج لوگوں کا مزاج اسلام کے مزاج سے مختلف ہوگیا ہے، کیونکہ اسلام اپنے دشمنوں کومعاف کرنے اور خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ لڑنے کا حکم دیتا ہے مگر آج کا نام نہاد مسلمان اپنے دشمن کو تو معاف کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا مگر رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو معاف کرنے کی باتیں کرتا ہے اور جولوگ گستاخوں کی گرفت کرتے ہیں ان کے خلاف اور گستاخوں کے حق میں بولنے کو اسلام اور گستاخوں کے خلاف بولنے کو دہشت گردی کا نام دیتے ہیں۔

اور بالکل اسی طرح گستاخوں کے مارے جانے پر دکھ اور عشاقان مصطفی ﷺ کے شہید ہوجانے پر خوشیوں کے شادیانے بجاتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر دکھ کا اظہار فرمایا اور ابوجہل کے قتل پر شکرانے کے نوافل ادا کئے، اسی سے اسلام کا مزاج معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اللہ تعالی کے دشمنوں کے مرنے پر شکر کرنے کا حکم دیتا ہے مگر آجکل کے لبرل چونکہ اندر سے اسلام کے دشمن ہیں اس لئے اہل اسلام کے نقصان پر خوش ہوتے ہیں جبکہ کفار اور گستاخوں کے مارے جانے پر دکھ میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

اسی طرح کے ایک لبرل پروفیسر نے اپنی کلاس میں یہ کہا ہے کہ یہ مسلمان اس گستاخ ملعونہ (آسیہ) کو اگر رہا کردیں تو رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوں گے کیونکہ اس طرح ایک انسان کی جان بچ جائے گی۔

یہ ایک منظم سازش کے تحت ہمارے ملک پاکستان میں کام ہورہا ہے کچھ عرصہ پہلے رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو اسلام آباد میں ابوجہل لعنہ اللہ تعالی کے لئے باقاعدہ ایک پروگرام منعقد کیا گیا اور اس میں اس کے لئے شمعیں روشن کی گئیں اور اس پروگرام میں پاکستان کے بڑے بڑے ٹیلی وژن کے دانشور شریک ہوئے اور اس میں ابوجہل کو شہید کہا گیا اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ بھی اپنی قوم کے لئے لڑتا ہوا مارا گیا ہے اس لئے وہ شہید ہے۔

اور یہی حالت ہمارے ملک پاکستان کے سرکردہ نام نہاد لیڈروں کی ہے کہ اگر کوئی کافر مرجائے تو اس کے لئے بھی فاتحہ پڑھنے چلے جاتے ہیں اور ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں مگر کسی مسلمان کو ظلماً قتل کر دیا جائے تو ان کو دکھ تو دور کی بات ہے اطلاع بھی نہیں ہوتی۔

العیاذ باللہِ

کیوں ختم نبوت کا تمھیں پاس نہیں

توہین رسالت کا بھی احساس نہیں

نظر ان کی رہی کالج میں بس علمی فوائد پر

گرادیں چپکے چپکے بجلیاں دینی عقائد پر

دنیا میں احترام کے لائق ہیں جتنے لوگ

میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ کے بعد

قدر نبی دا ایہ کی جانن دنیا دار کمینے

قدر نبی دا جانن والے سوں گئے وچ مدینے

اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض ہے کہ جتنے بھی گستاخوں کے حامی ہیں وہ قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ کھڑے ہوں اور جتنے لوگ رسول اللہ ﷺ کے عزت وناموس کے محافظ ہیں اللہ تعالی ان کو رسول اللہ ﷺ کے لواء الحمد کے نیچے جگہ عطا فرمائے۔

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

گستاخوں کے قتل پر خوش ہونے کا قرآنی حکم

دشمنوں کے قتل میں ہی مومنین کے دلوں کا سکون ہے

﴿قٰتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

ترجمہ کنز الایمان

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دیگا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

سورۃ توبہ رقم الآیۃ ۱۴)

اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کے لئے بھی بہت بڑا درس ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے اللہ تعالی خود بدلہ لے لے گا، حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ رب تعالی ان کو عذاب دے گا تو تمھارے ہاتھوں سے دے گا اور تمھارے دشمنوں کو ذلیل فرمائے گا اور کفار کو عذاب دے کر اور ان کو ذلیل کر کے تمھارے دلوں کو ٹھنڈ پہنچائے گا۔

اور اس آیت مبارکہ میں یہ بات بڑی واضح ہے کہ اللہ تعالی کے دشمنوں کی ذلت ورسوائی سے اہل ایمان کے دل خوش ہوتے ہیں اور وہ اس پر اللہ تعالی کا شکر بجالاتے ہیں۔اب ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو لوگ گستاخوں کے حامی ہیں اور ان کے لئے دل کشادہ رکھتے ہیں اور دوسرے اہل اسلام کو بھی ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنے کی تبلیغ کرتے ہیں۔

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرنے کو ظلم کہے وہ بھی انہیں کے ساتھ کا ہے۔

مگر آج ہمارے دور کے لبرل لوگوں کو گستاخوں کا دکھ بہت ہوتا ہے، ان کے لئے احتجاج بھی کریں گے اور موم بتیاں بھی جلائیں گے اور آواز بھی بلند کریں گے مگر جیسے ہی بات اہل اسلام

کی آئے توان کوسانپ سونگھ جاتا ہے۔

امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں !

جمع اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ فی هذه الآیة جمیع أنواع الخیر الذی یکون فی القتال مع العدو، من وعد النصر للمؤمنین علیهم، وإدخال السرور فی صدورهم، ونفی الحزن عنهم، وتعذیب أولئک بأیدیهم.

ترجمہ

اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ (جس میں دشمن کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا) میں ہر طرح کی خیر کو جمع فرمادیا ہے، وہ اس طرح کہ اللہ تعالی اہل اسلام کی مدد فرمائے گا، اور اہل ایمان کے دلوں میں خوشی داخل فرمائے گا اور ان سے غم کو دور کرے گا اور کفار کو عذاب بھی اہل ایمان کے ہاتھوں سے دے گا۔

(تفسیر الماتریدی: محمد بن محمد بن محمود، أبومنصور الماتریدی (۵:۲۵۴) دارالکتب العلمیۃ - بیروت، لبنان)

امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک تو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کو قتل کرنا اور ان کو ذلیل کرنا خیر کا کام ہے کیونکہ آپ خود فرماتے ہیں کہ جس آیت میں اللہ تعالی نے کفار کو قتل کرنے اور ان کو ذلیل کرنے کا حکم دیا اس میں اللہ تعالی نے اہل اسلام کے لئے ہر طرح کی خیر کو جمع فرمادیا ہے۔

کفار کے ساتھ قتال کرنے میں اہل اسلام کے لئے خیر ہے۔

کفار کے ذلیل ہونے میں اہل اسلام کے لئے خیر ہے۔

کفار کو اہل اسلام کے ہاتھوں عذاب پہنچے اس میں اہل اسلام کے لئے خیر ہے۔

اور کفار کی ذلت اور رسوائی میں اہل اسلام کے دلوں کی ٹھنڈک ہے۔

اہل ایمان کے دکھ کی دوا گستاخ کا قتل ہے

یحتمل أن تكون قلوبهم توجعت وتألمت بكفرهم بالله وتكذيبهم الرسول، فوعدهم شفاء صدورهم، وذلك يحتمل وجهين:

أحدهما: أنهم يسلمون، فيصيرون إخوانًا، فيدخل فيهم السرور والفرح بإزاء ما حزنوا وتألموا، وذلك شفاء صدورهم.

والثانی: يشف صدورهم بالقتل والهزيمة، يقتلون ويهزمون، ففی ذلك شفاء صدورهم، لما تألمت وتوجعت بالتكذيب والكفر بالله وآياته.

ترجمہ

امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اہل ایمان کے دل انتہائی دکھی اور رنجیدہ تھے کہ کافروں نے اللہ تعالی کا انکار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کیا کرتے تھے تو اللہ تعالی نے ان کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ میں اہل اسلام کے دلوں کو ضرور ٹھنڈا کروں گا۔

اس میں دو وجہوں کا احتمال ہے۔

پہلی وجہ: کہ وہ کفار اسلام قبول کر کے مسلمانوں کے بھائی بن جائیں گے، اس طرح اللہ تعالی اہل ایمان کے دلوں سے غم و دکھ کو دور کر کے خوشی داخل فرمائے گا۔

دوسری وجہ: یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کو اہل اسلام کے ہاتھوں قتل اور ذلت پہنچائے گا اور اس طرح جب وہ قتل ہوں گے اور ذلیل ہوں گے تو اللہ تعالی اہل ایمان کے دلوں کو خوش کر دے گا۔

(تفسیر الماتریدی: محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتریدی (۵:۲۵۴))

دین کے تحفظ کی بات کرنا صرف غیر تمند شخص کا کام ہے

هَذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى كَوْنِ الصَّحَابَةِ مُؤْمِنِينَ فِي عِلْمِ اللّٰه تَعَالَى إِيمَانًا حَقِيقِيًّا لِأَنَّهَا تَدُلُّ عَلَى أَنَّ قُلُوبَهُمْ كَانَتْ مَمْلُوءَةً مِنَ الْغَضَبِ، وَمِنَ الْحَمِيَّةِ لِأَجْلِ الدِّينِ، وَمِنَ الرَّغْبَةِ الشَّدِيدَةِ فِي عُلُوِّ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَهَذِهِ الْأَحْوَالُ لَا تَحْصُلُ إِلَّا فِي قُلُوبِ المؤمنين.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،اللہ تعالی کے علم میں ایمان حقیقی کے ساتھ اہل ایمان ہیں کیونکہ یہ آیت مبارکہ اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ ان کے دل دین کی وجہ سے غیرت اورغضب سے پُر تھے اوران کے دلوں میں دین اسلام کی بلندی کی شدید رغبت تھی اور یہ احوال اہل ایمان کے دلوں میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(التفسیر الکبیر : أبوعبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (۱۶:۵) دار إحیاء التراث العربی -بیروت)

دین کے معاملے میں سخت غصہ رکھنا ایمان کی نشانی ہے

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ (وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ) دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ غَيْظَهُمْ كَانَ قَدِ اشْتَدَّ.

ترجمہ

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالی اہل ایمان کے دلوں کو ٹھنڈ پہنچائے گا اوران کے غصہ کو دور کرے گا) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے معاملے میں اور خدا تعالی اوراس کے رسول ﷺ کے معاملے

میں بہت سخت تھے۔

(تفسیر القرطبی : أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن أبي بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (۸:۸۶) دارالکتب المصریۃ -القاہرۃ)

دین کے معاملے میں سخت ہونا اگر عیب ہوتا تو اللہ تعالی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ضرور بالضرور منع فرماتا لیکن اللہ تعالی نے اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح فرمائی۔

امام ابوحیان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وَهَـذِهِ وُعُودٌ ثَبَّتَتْ قُلُوبَهُمْ وَصَحَّحَتْ نِيَّاتِهِمْ، وَخِزْيُهُمْ هُوَ إِهَانَتُهُمْ وَذُلُّهُمْ، وَيَنْصُرُكُمْ يُظْفِرُكُمْ بِهِمْ، وَشِفَاءُ الصُّدُورِ بِإِعْلَاءِ دِينِ اللَّهِ وَتَعْذِيبِ الْكُفَّارِ وَخِزْيِهِمْ.

ترجمہ

امام ابوحیان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اہل اسلام کے ساتھ بہت سے وعدے فرمائے۔

کہ اللہ تعالی ان کے دلوں کو مضبوط کرے گا، ان کی نیتیں درست ہو جائیں گی، اور ان کے ہاتھوں کفار ذلیل ورسوا ہوں گے اور اللہ تعالی ان کی مدد فرمائے گا، اور اللہ تعالی اپنے دین کو بلند کر کے اور کفار کو عذاب دے کر اور ان کو ذلیل کر کے اہل ایمان کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔

(البحر المحیط فی التفسیر: أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسی (۵:۳۸۳) دارالفکر -بیروت)

اس آیت میں بڑے بڑے گستاخوں کے قتل کی خبر ہے

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ (وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ) وَلِهَذَا كَانَ قَتْلُ صَنَادِيدِ

قُرَیْشٍ بِأَیْدِی أَعْدَائِهِمُ الَّذِینَ یَنْظُرُونَ إِلَیْهِمْ بِأَعْیُنِ ازْدِرَائِهِمْ، أَنْکَی لَهُمْ وَأَشْفَی لِصُدُورِ حِزْبِ الْإِیمَانِ فَقَتْلُ أَبِی جَهْلٍ فِی مَعْرَکَةِ الْقِتَالِ وَحَوْمَةِ الْوَغَی، أَشَدُّ إِهَانَةً لَهُ مِنْ أَنْ یَمُوتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِقَارِعَةٍ أَوْ صَاعِقَةٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِکَ، کَمَا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ لَعَنَهُ اللَّهُ بِالْعَدَسَةِ بِحَیْثُ لَمْ یَقْرَبْهُ أَحَدٌ مِنْ أَقَارِبِهِ، وَإِنَّمَا غَسَّلُوهُ بِالْمَاءِ قَذْفًا مِنْ بَعِیدٍ، وَرَجَمُوهُ حَتَّى دَفَنُوهُ.

ترجمہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے اہل ایمان! ان کے ساتھ جہاد کرو، اللہ تعالیٰ ان کو تمھارے ہاتھوں سزا دے گا، انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمھاری مدد فرما کر تمھارے سینے ٹھنڈے کر دے گا۔

اس آیت میں میدان بدر میں قریش کے متکبر سرداروں کا ان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونا جن پر ہمیشہ ان کافروں کی نظریں ذلت وحقارت کے ساتھ پڑتی رہیں، کچھ کم نہ تھا کہ ابوجہل اگر اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ کے کسی عذاب میں ہلاک ہوجاتا تو اس میں وہ شان نہ تھی جو معرکہ قتال میں مسلمانوں کے ہاتھوں ٹکڑے ہونے میں ہے، جیسے ابولہب کی موت اسی طرح کی واقع ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ایسا مبتلاء ہوا کہ موت کے بعد نہ تو کسی نے اس کو نہلایا اور نہ ہی کسی نے اس کو دفنایا بلکہ دور سے پانی ڈال کر لوگوں نے پتھر پھینکنے شروع کیے اور انہیں میں وہ دب گیا۔

(تفسیر القرآن العظیم: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۴:۲۱) دار طیبۃ للنشر والتوزیع)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ گستاخوں کے قتل میں اہل ایمان کے دلوں کا چین ہے۔

مومن تو ہوتا ہی غیرت والا ہے

(قَاتِلُوهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَیْدِیکُمْ وَیُخْزِهِمْ وَیَنْصُرْکُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ

صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ) وَهَذَا عَامٌّ فِي الْمُؤْمِنِينَ كُلِّهِمْ.

ترجمہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ قیامت تک کے مومنین کے لئے عام ہے کہ وہ کفار کے ساتھ جہاد کریں تو اللہ تعالی ان کی مدد فرمائے گا اور ان کے ہاتھوں کفار کو ذلیل فرمائے گا۔

(تفسیر القرآن العظیم : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۴:۱۱۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ہر بندہ مومن اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ اسی طرح کی نفرت رکھے اور ان گستاخوں کے قتل پر خوش ہو۔

امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

ونفس المومن لاتشتفی من هذا الساب اللعین الطاعن فی سید الاولین والآخرین الابقتله وصلبه بعد تعذیبه وضربه فان ذلک هو الائق به .

ترجمہ

سید الاولین والآخرین ﷺ کی شان اقدس میں گستاخ لعنتی کے متعلق صاحب ایمان کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا جب تک کہ تکلیف دینے اور مارنے کے بعد اسے قتل نہ کرے یا سولی نہ چڑھائے کیونکہ یہ گستاخ اسی لائق ہے۔

(رسائل ابن عابدین لامام شامی (۲:۱۹۰) مطبوعہ پشاور پاکستان)

حافظ ابن کثیر اور امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے نزدیک گستاخوں کے قتل پر ہی مومنین کے دل خوش ہوتے ہیں، اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تو اس آیت کی تفسیر میں ابو جہل اور ابولہب کے قتل پر اہل ایمان کے قلوب کے ٹھنڈے ہونے کا ذکر کر دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخوں اور دشمنوں کے قتل پر خوش ہونا

فرعون کے غرق ہونے پر روزہ رکھنا

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ صُيَّامًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ، فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کس لئے روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالی نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق فرمایا تو حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کے لئے بطور شکر روزہ رکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسی علیہ السلام پر تم سے زیادہ ہمارا حق ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(سنن ابن ماجہ: ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (١:٥٥٢) دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي)

(صحيح البخاري: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي (٣:٣٣) دار طوق النجاة)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اپنے دشمن فرعون کے غرق ہونے پر اور اپنے نجات پانے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھا اور وہ روزہ آپ علیہ السلام کے وصال شریف کے بعد بھی ان کے ماننے والے رکھتے رہے، یہاں تک کہ

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ملاحظہ فرمایا اور پھر خود بھی کریم آقا ﷺ نے روزہ رکھا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ فرعون کے غرق ہونے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا اور اس پر خوش ہونا یہ حضرت سیدنا موسی علیہ اسلام کی سنت ہے اور اللہ تعالی کے پاک نبی حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے گستاخ اور دشمن یعنی فرعون کے غرق ہونے پر شکر کرنا رسول اللہ ﷺ کی بھی سنت ہے، اب آپ خود غور کریں جب رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے گستاخ کے تباہ و برباد ہونے کی خوشی میں روزہ رکھ رہے ہیں تو آپ ﷺ اپنے دشمن اور اپنے گستاخ کے قتل پر خوش نہیں ہوں گے؟

حضرت نوح علیہ السلام کا شکرانے کے طور پر روزہ رکھنا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِأُنَاسٍ مِنَ الْیَهُودِ وَقَدْ صَامُوا یَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ:مَا هَذَا مِنَ الصَّوْمِ؟ " فَقَالُوا :هَذَا الْیَوْمُ الَّذِی نَجَّی اللَّهُ مُوسَی وَبَنِی إِسْرَائِیلَ مِنَ الْغَرَقِ، وَغَرِقَ فِیهِ فِرْعَوْنُ، وَهَذَا یَوْمٌ اسْتَوَتْ فِیهِ السَّفِینَةُ عَلَی الْجُودِیِّ، فَصَامَ نُوحٌ وَمُوسَی شُكْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَحَقُّ بِمُوسَی وَأَحَقُّ بِصَوْمِ هَذَا الْیَوْمِ . فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالصَّوْمِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو وہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے ۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: تم کس چیز کا روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالی نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو غرق ہونے سے نجات عطا فرمائی تھی اور اسی دن اللہ تعالی نے فرعون کو غرق

فرمایا تھااوراسی دن حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تھی ،اسی دن حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اور حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کا شکرادا کرتے ہوئے روزہ رکھا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: حضرت سیدنا موسی علیہ السلام پر ہمارا زیادہ حق ہے ،پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : أبو الحسن نور الدين على بن أبي بكر بن سليمان الهيثمى (۳:۱۸۴)مكتبة القدسی، القاهرة)

سجدہ شکر کب کیا کرتے تھے؟

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ بُشِّرَ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا، شُكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی خوشی والی بات پہنچتی یا کوئی خوشخبری دی جاتی تو فوراً اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اللہ تعالی کا شکر بجالاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ: ابن ماجة أبو عبدالله محمد بن يزيد القزوينی، وماجة اسم أبيه يزيد (۱:۴۴۶) دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبی)

دشمن کی شکست پر سجدہ شکر کرتے تھے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ بَشِيرٌ يُبَشِّرُهُ بِظَفَرِ جُنْدٍ لَهُ عَلَى عَدُوِّهِمْ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ فَقَامَ فَخَرَّ سَاجِدًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص یہ خوشخبری لایا کہ اہل اسلام کو اللہ تعالی نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی ہے، جب یہ خبر آئی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمارہے تھے فوراً اٹھے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱۰۶:۳۴)مؤسسۃ الرسالۃ)

جب رسول اللہ ﷺ کا دشمن ہزیمت اٹھائے تو رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے ہیں جب آپ ﷺ کا دشمن قتل ہوگا تو خود غور کرو آپ ﷺ کو کتنی خوشی ہوگی؟

کافر کے قتل پر رسول اللہ ﷺ کا خوشی سے مسکرانا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ، فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا، مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تیر مارو۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پر تیر لیکر مارا جس سے وہ گر پڑا، تو اس کی شرمگاہ کھل گئی، رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھیں نظر آ گئیں۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۴:۱۸۷۶) دار إحیاء التراث العربی -بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وَقَوْلُهُ فَضَحِکَ أَیْ فَرَحًا بِقَتْلِهِ عَدُوَّهُ لَا لِانْکِشَافِهِ.

ترجمہ

امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں جو یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ مسکرائے، اس میں رسول اللہ ﷺ اس کے قتل پر مسکرائے ہیں نہ کہ اس کے تہبند کھلنے اور اس کی شرمگاہ کے ننگے ہونے پر۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (۱۸۵:۱۵)

دار إحیاء التراث العربی -بیروت)

رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی ذلت پر خوش ہونا

قال السدی فرح النبی صلی اللہ علیہ وسلم بظھورھم علی المشرکین یوم بدر وظھور اھل الکتاب علی اھل الشرک -

ترجمہ

السدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب اہل اسلام بدر میں مشرکین پر غالب آئے اور اہل کتاب مشرکین پر غالب آئے تو رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

(لباب التأویل فی معانی التنزیل :علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن، المعروف بالخازن (۳:۳۴۷) دار الکتب العلمیۃ -بیروت)

گستاخ کے قتل پر رسول اللہ ﷺ نے نعرے لگائے

قَالَ الْوَاقِدِيُّ :حَدَّثَنِي ابْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :اللهُمَّ اكْفِنِي نَوْفَلَ بْنَ خُوَيْلِدٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قَتْلِهِ قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَهُ عِلْمٌ بِنَوْفَلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :أَنَا قَتَلْتُهُ، قَالَ :فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَجَابَ دَعْوَتِي فِيهِ.

ترجمہ

امام واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن راشد نے زہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! نوفل کے قتل پر میری مدد فرما۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو نوفل کے متعلق علم ہے؟ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو قتل کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فوراً نعرہ تکبیرہ بلند کیا اور یہ فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے میری دعا کو قبول فرمایا۔

(دلائل النبوۃ: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی

(۴:۹۴) دار الکتب العلمیۃ، دار الریان للتراث)

اب غور کریں گستاخ کے قتل پر رسول اللہ ﷺ نعرہائے تکبیر لگا رہے ہیں اور خوشی کس چیز کا نام ہے؟

ابوجہل کے قتل پر رسول اللہ ﷺ کا سجدہ شکر کرنا

قال ابن مسعود: ثم حززت رأسه، ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله هذا رأس عدوّ الله أبي جهل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الله الذي لا إله إلا هو؟ وفي لفظ: الذي لا إله غيره، فاستحلفني ثلاث مرات فألقيت رأسه بين يديه، فقال: الحمد لله الذي أعزّ الإسلام وأهله، ثلاث مرات، وخرّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجدا.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوجہل کے قتل کے بعد میں نے اس کا سر کاٹا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ہے اللہ تعالی کے دشمن کا سر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی وہ ہے جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین بار ابوجہل کے قتل کے بارے میں حلف لیا کہ واقعی وہ قتل ہوگیا ہے؟ پھر میں نے اس کا سر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت دی، رسول اللہ ﷺ نے تین بار شکر کیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکر کیا۔

(سبل الہدی والرشاد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۴:۵۱) دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان)

ابو جہل کے قتل پر دو نفل شکرانے کے ادا کئے

حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي شَعْثَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ بُشِّرَ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رَكْعَتَيْنِ.

ترجمہ

ہمیں ابو بشر بکر بن خلف نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں سلمہ بن رجاء نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے شعثاء بن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کو ابوجہل کے قتل کی خوشخبری ملی اس دن رسول اللہ ﷺ نے دو نفل ادا کئے تھے۔

(سنن ابن ماجہ :ابن ماجۃ أبو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید (۱:۴۴۵) دار إحیاء الکتب العربیۃ - فیصل عیسی البابی الحلبی)

کفار کے قتل پر صحابہ کرام کا مبارک باد دینا

قَالَ الْوَاقِدِيُّ: وَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الروحاء رؤوس النَّاسِ يُهَنِّئُونَهُ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

فَقَالَ لَهُ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ :يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَظْفَرَكَ وَأَقَرَّ عَيْنَكَ

ترجمہ

امام واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب واپس تشریف لا رہے تھے تو مقام روحاء پر پہنچے تو لوگ مبارک باد دینے کے لئے حاضر ہوئے، حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے آپ کو فتح

عطا فرمائی اور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

(البدایة والنهایة: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۳۷۱:۳) دار إحیاء التراث العربی)

کفار کے قتل پر مدینہ منورہ میں جشن

وَقَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ يُبَشِّرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُصَلَّى صَاحَ عَلَى رَاحِلَتِهِ :قُتِلَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَابْنَا الْحَجَّاجِ، وَقُتِلَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَبُو الْبُخْتَرِيِّ وَزَمْعَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، وَأُسِرَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ذُو الْأَنْيَابِ فِي أَسْرَى كَثِيرٍ.

ترجمہ

حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف روانہ فرمایا اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی القصواء پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچے اور اہل مدینہ کو خوشخبری سنائی اور جب عیدگاہ کے قریب آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے باآواز بلند فرمایا: عتبہ، شیبہ، اور حجاج کے دونوں بیٹے قتل ہوئے امیہ بن خلف اور ابو جہل اور ابوالبختری ،زمعہ بن الاسود قتل ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے جو لوگ قید ہوئے تھے ان کے بھی نام لئے۔

(البدایة والنهایة : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۳۷۱:۳)

کافر کا سر نیزے پر لٹکایا گیا

عن مُحَمَّدبن یحیی القطعی، حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عبد الرحمن، حدثنی أبی، عن صالح بن خَوَّاتٍ، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :إِنَّ أَوَّلَ رَأْسٍ عُلِّقَ فِي الْإِسْلَامِ رَأْسُ أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ عُنُقَهُ، ثُمَّ حَمَلَ رَأْسَهُ عَلَى رُمْحٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کا سر لٹکایا گیا وہ ابوعزہ کا سر تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی گردن ماری پھر اس کا سر نیزے پر لٹکا دیا پھر اس کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔

(التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر : أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۴:۲۸۷) دار الکتب العلمیۃ)

دشمن کا سر لانے پر انعام مقرر فرمایا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ :لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ فَقَالَ :مَنْ جَاءَ بِرَأْسٍ فَلَهُ عَلَى اللّٰهِ مَا تَمَنَّى ، فَجَاءَ رَجُلَانِ بِرَأْسٍ فَاخْتَصَمَا فِيهِ فَقَضَى بِهِ لِأَحَدِهِمَا، فَقَالَ :تَمَنَّ عَلَى اللّٰهِ مَا شِئْتَ ، قَالَ :أَتَمَنَّى سَيْفًا صَارِمًا حَتَّى أُقْتَلَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بار دشمن آ گیا تو کریم نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کا سر لائے گا اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرمائے گا جس کی وہ خواہش کرے گا، راوی فرماتے ہیں کہ دو شخص وہ سر لے کر آئے اور دونوں کا دعویٰ تھا کہ اس کو میں نے قتل کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک کے بارے میں فیصلہ فرماتے ہوئے ارشا فرمایا کہ

تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں یہ تمنا کرتا ہوں کہ ایک کاٹنے والی تلوار ہو میرے پاس اور میں جہاد کرتا ہوا اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔

(المراسیل: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی (١:٢٣٠) مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت)

یمن سے لشکر روانہ ہوا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ الْكَذَّابِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ؟ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ؟ وَإِلَى مَنْ نَحْنُ؟ قَالَ: إِلَى اللهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ.

ترجمہ

حضرت سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسود عنسی کذاب کا سر لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اور کس کی طرف آئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کے لئے گھر سے نکلے ہو اور اسی کے لئے سفر کیا ہے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہی آئے ہو۔

(معرفۃ الصحابۃ: أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (٤:٢٢٩٧) دار الوطن للنشر، الریاض)

فیروز کامیاب ہوگیا

عن ابن عمر قال :أتى النبى صلى الله عليه وسلم الخبر من السماء الليلة التى قتل فيها الأسود العنسى فخرج علينا فقال قتل الأسود البارحة قتله رجل مبارك من أهل بيت مباركين قيل ومن هو قال فيروز فاز فيروز.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس رات الاسود العنسی قتل کیا گیا اسی رات رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی نے خبر دی، پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج رات ایک مبارک شخص جو کہ مبارک لوگوں سے تعلق رکھتا ہے نے الاسود کو قتل کر دیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فیروز کامیاب ہوگیا ہے۔

(جامع الأحاديث: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۳۶: ۲۵۴)

گستاخ کا سر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي، ثنا أَبُو عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ الْعَنْسِيِّ الْكَذَّابِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن فیروز رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد حضرت سیدنا فیروز رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں الاسود العنسی الکذاب کا سر لے کر آئے تھے۔

(المعجم الکبیر : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۱۸: ۳۳۰) مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاہرۃ)

کفار کی شکست پر رسول اللہ ﷺ کا خوش ہونا

حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ :لَمَّا أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَتْحِ ذِي الْخَلَصَةِ خَرَّ سَاجِدًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ذوالخلصہ میں کفار کی شکست کی خبر دی گئی تو آقا کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال : أبو أحمد بن عدی الجرجانی (۳:۱۱۱) الکتب العلمیۃ -بیروت-لبنان)

دشمن خدا کی ذلت پر رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا

قَالَ عَبْدُ اللهِ، بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِى إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّاجِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنٌ لِكِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، لِأُمَّتِهِ بِالْمَغْفِرَةِ، وَالرَّحْمَةِ فَأَكْثَرَ الدُّعَاءَ، فَأَجَابَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ :أَنْ قَدْ فَعَلْتُ، وَغَفَرْتُ لِأُمَّتِكَ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَقَالَ :يَا رَبِّ إِنَّكَ قَادِرٌ أَنْ تَغْفِرَ لِلظَّالِمِ، وَتُثِيبَ الْمَظْلُومَ خَيْرًامِنْ مَظْلَمَتِهِ، فَلَمْ يَكُنْ فِي تِلْكَ الْعَشِيَّةِ، إِلَّا ذَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَعَا غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَعَادَ يَدْعُو لِأُمَّتِهِ، فَلَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَسَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ :يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، ضَحِكْتَ فِي سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ تَضْحَكُ فِيهَا، فَمَا أَضْحَكَكَ، أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ قَالَ :تَبَسَّمْتُ مِنْ

عَـدُوّ الـلـهِ إبـلـيس، حِينَ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ لِي فِي أُمَّـتِـي، وَغَـفَـرَ لِـلظَّالِمِ، أَهْوَى يَدْعُو بِالثُّبُورِ وَالْوَيْلِ، وَيَحْثُو التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ، فَتَبَسَّمْتُ مِمَّا يَصْنَعُ جَزَعُهُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی رات اپنی امت کے لئے کثرت کے ساتھ مغفرت اور رحمت کی دعا کی، اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرمالی ہے اور آپ ﷺ کی امت کو بخش دیا ہے لیکن ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: مولا! تو اس بات پر قادر ہے کہ تو ظالم کو معاف فرمادے اور مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا بہترین بدلہ عطا فرمادے، اس رات رسول اللہ ﷺ یہی دعا کرتے رہے، اگلے دن جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں صبح کے وقت دعا کرنے لگے تو پھر یہی دعا کی، کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے، کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، اس وقت آپ ﷺ عام طور پر مسکراتے نہیں ہیں، اللہ تعالی آپ ﷺ کو مسکراتا رکھے، آپ ﷺ کس بات پر تبسم فرمارہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے دشمن ابلیس کو دیکھ کر مسکرا رہا ہوں کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے میری امت کے بارے میں میری دعا قبول فرمالی ہے اور ظالم کو بھی بخشنے کا وعدہ کرلیا ہے تو وہ ہلاکت وبربادی پکارتا ہوا اور سر پر خاک ڈالتا ہوا بھاگ گیا تو مجھے اس کی یہ ذلت والی حالت دیکھ کر ہنسی آگئی۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۱۳۶:۲۶) مؤسسة الرسالة)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے دشمنوں کی ذلت پر اور ان کے رونے پر خوش ہونا رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخ اور کفار کے قتل ہونے اور ان کے ہزیمت اٹھانے پر خوش ہونا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالانا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشرکین کی ذلت پر خوش ہونا

قال جلال الدین المحلی فرح المسلمون بذلک وعلموا به یوم وقوعه یوم بدر بنزول جبرئیل بذلک فیه مع فرحهم بنصرهم علی المشرکین فیه.

ترجمہ

امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بدر میں کفار کی شکست پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت خوشی ہوئی اوراس پر بھی جب انہوں نے یہ جانا کہ جبریل امین علیہ السلام بھی ان کی مدد کرنے کے لئے نازل ہوئے ہیں۔

(التفسیر المظہری المظہری، محمد ثناء اللہ (۷:۲۲۱) مکتبۃ الرشدیۃ الباکستان)

مسیلمہ کذاب کے قتل پر سجدہ شکر

قال ابن القیم ابن الجوزیة وسجد ابو بکر لما جاء ه قتل مسیلمة.

ترجمہ

ابن قیم ابن الجوزیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی گئی کہ مسیلمہ دجال قتل ہوگیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔

(مختصر زاد المعاد: محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی (۱:۱۸۷))

خارجی کے قتل پر سجدہ شکر

وسجد علی حین وجد ذا الثدیة مقتولا فی الخوارج.

ترجمہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جو خوشخبری دی تھی کہ آپ کے

ہاتھوں وہ خارجی قتل ہوگا جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کردیا تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کیا۔

(مختصر زادالمعاد : محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی (١:١٨٧)

دارالریان للتراث -القاہرۃ)

مسیلمہ کے قتل پر سجدہ شکر کرنا

ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ لما جاء ہ فتح الیمامۃ ومقتل مسیلمۃ الکذاب سجد للہ شکرا.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر ملی کہ جنگ یمامہ میں اہل اسلام کو فتح ہوئی اور مسیلمہ دجال قتل ہوگیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کیا۔

(فتاوی نورعلی الدرب : عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (١٠:٤٦٧)

حضرت سیدنا عمر کا انطاکیہ میں کفار کی شکست پر سجدہ کرنا

ھذا کتاب من عاملک أبی عبیدۃ یخبرک أن اللہ قد فتح علی یدیہ أنطاکیۃ قال فلما سمع عمر بذکر أنطاکیۃ وأن اللہ فتحھا خر للہ ساجدا یمرغ خدیہ علی التراب ثم إنہ رفع راسہ من سجودہ وقد تترب وجھہ وشیبتہ من التراب وھو یقول :اللھم لک الحمد والشکر علی نعمک السابغۃ.

ترجمہ

جب انطاکیہ فتح ہواتو حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قاصد کے ہاتھ خط روانہ فرمایا، جس میں یہ تحریر تھی کہ اے امیر المومنین !آپ کے گورنر ابوعبیدہ کی طرف سے یہ خط ہے، وہ

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے ہاتھ پر انطاکیہ کی فتح عطا فرمائی ہے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو سجدہ میں گر گئے اور اپنے رخساروں کو مٹی پر رگڑنے لگے، جب آپ نے سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ اور داڑھی مبارک گرد آلود ہوگئی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے۔

(اللهم لک الحمد والشکر علی نعمک السابغة)

(فتوح الشام : محمد بن عمر بن واقد السهمی الأسلمی بالولاء، المدنی، أبو عبد الله، الواقدی (۱:۳۰۴) دار الکتب العلمیة)

اسکندریہ میں کفار کی شکست پر خوشی

وحدثنا عثمان بن صالح، عن ابن لهيعة، قال :بعث عمرو بن العاص معاوية بن حديج وافدا إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه، بشيرا له بالفتح، فقال له معاوية :ألا تكتب معي كتابا؟ قال له عمرو :وما تصنع بالكتاب !ألست رجلا عربيا تبلغ الرسالة؛ وما رأيت وما حضرت !فلما قدم على عمر، وأخبره بفتح الإسكندرية، خر عمر ساجدا، وقال الحمد لله.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابن لہیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اسکندریہ میں کفار کی شکست کی خوشخبری دینے کے لئے روانہ فرمانے لگے تو انہوں نے عرض کی: حضور! میرے لئے آپ کوئی تحریر لکھ دیں تو حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو تحریر کی کیا ضرورت ہے، آپ تو خود عربی ہو جو کچھ بھی ہوا ہے آپ کے سامنے ہوا ہے، جب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسکندریہ میں کفار کی شکست کی

خبر سنائی تو آپ نے فوراً اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔

(حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة : عبد الرحمن بن أبی بكر، جلال الدین السیوطی (۲۱:۱) دار إحياء الكتب العربية - عيسى البابي الحلبي وشركاه - مصر)

یرموک کی فتح پر سجدہ شکر

وكان عمر لم ينم منذ ثلاثة أيام، وهو يتسقط أخبار اليرموك، وعندما جاء ه البشير خر ساجدًا، وشكر الله.

ترجمہ

جب جنگ یرموک ہو رہی تھی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تین دن تک سوئے نہیں تھے اور آپ رضی اللہ عنہ یرموک کے متعلق خبریں حاصل کرتے تھے یہاں تک کہ ایک دن ایک شخص یہ خبر لے کر آیا کہ اللہ تعالی نے یرموک میں کفار کو شکست سے دوچار فرمایا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا اور اللہ تعالی کا شکر بجالائے۔

(تاریخ الخلفاء الراشدین الفتوحات والإنجازات السیاسیة :محمد سہیل طقوش ۲۵۹:۱۰) دار النفائس)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عیسائی پادری کے قتل پر خوش ہونا

فحكى أن غلمانا من أهل البحرين خرجوا يلعبون بالصوالجة وأسقف البحرين قاعد، فوقعت الأكرة على صدره، فأخذها، فجعلوا يطلبونها منه فأبى، فقال غلام منهم :سألتك بحق محمد صلى الله عليه وسلم إلا رددتها علينا، فأبى لعنه الله وسب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأقبلوا عليه بصوالجهم، فما زالوا يخبطوا حتى مات لعنة الله عليه، فرفع ذلك إلى عمر رضى الله

تعالى عنه فو الله ما فرح بفتح و لا غنيمة كفرحته بقتل الغلمان لذلك الأسقف، وقال :الآن عز الإسلام إن أطفالا صغارا شتم نبيهم فغضبوا له وانتصروا وأهدر دم الأسقف، والله سبحانه وتعالى أعلم، وصلى الله على سيدنا محمد، وعلى آله وصحبه وسلم.

ترجمہ

حضرت سیدنا شہاب الدین محمد بن احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بحرین میں مسلمانوں کے بچے ہاکیوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور ساتھ ہی پادری بیٹھا ہوا تھا، اچانک گیند اچھل کر اس کے سینے پر جا لگی تو اس نے وہ گیند اپنے قبضے میں لے لی، ادھر بچوں نے اس سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا، وہ ہر بار انکار کرتا رہا، یہاں تک کہ بچوں نے اس کو کہا: تجھے رسول اللہ ﷺ کا واسطہ دیتے ہیں ہماری گیند واپس کردے، اس نے پھر بھی گیند دینے سے انکار کر دیا اور اس ملعون نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کردی، بس پھر بچوں نے اپنے ہاکیوں کے ساتھ اس کو مارنا شروع کر دیا، اسے مارتے رہے یہاں تک کہ وہ ملعون جہنم واصل ہو گیا، یہ معاملہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی قسم! حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اتنا کسی ملک کی فتح پر خوش نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی مال غنیمت کے آنے پر خوش ہوئے ہیں جتنا اس پادری کے قتل ہونے پر خوش ہوئے ہیں اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب اسلام غالب آیا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے نبی ﷺ کی توہین برداشت نہیں کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی توہین پر ان کو غصہ آجاتا ہے اور وہ اسی وقت بدلہ لے لیتے ہیں، یہ فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا: کہ اس پادری کا خون رائیگاں گیا۔

(المستطرف فی کل فن مستطرف : شہاب الدین محمد بن أحمد بن منصور الأبشیہی أبو الفتح :۴۷۱) عالم الکتب -بیروت)

اس سے معلوم ہوا انسان کھیل میں بھی مصروف تو غیرت کو زندہ رکھنا اس کے لئے لازم ہے۔

خارجی کے قتل پر مولا علی رضی اللہ عنہ کا شکر کرنا

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسْنَوَيْهِ الْكَاتِبُ، بِأَصْبَهَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَعْبَدِ السِّمْسَارُ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حِينَ قَتَلَ الْحَرُورِيَّةَ، قَالَ: انْظُرُوا فِيهِمْ رَجُلا كَأَنَّ يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي صَاحِبُهُ ، فَقَلَّبُوا الْقَتْلَى فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالُوا :مَا وَجَدْنَاهُ، قَالَ :لَئِنْ كُنْتُمْ صَدَقْتُمْ لَقَدْ قَتَلْتُمْ خِيَارَ النَّاسِ، قَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، سَبْعَةٌ تَحْتَ نَخْلَةٍ لَمْ نُقَلِّبْهُمْ، قَالَ :فَأْتُوهُمْ فَقَلَّبُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ، قَالَ أَبُو الْمُؤْمِنِ :فَرَأَيْتُهُ حَيْثُ جَاءُوا بِهِ يَجُرُّونَهُ فِي رِجْلِهِ حَبْلٌ، قَالَ :فَرَأَيْتُ عَلِيًّا حَيْثُ جَاءُوا بِهِ خَرَّ سَاجِدًا، وَقَالَ :قَتْلاكُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلاهُمْ فِي النَّارِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا سوید بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کو قتل کیا تو اس وقت فرمایا: دیکھو ان میں سے ایک ایسا شخص ہے جس کا ہاتھ عورت کی چھاتی کے مثل ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی، آپ کے ساتھیوں نے جا کر مقتولین کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا تو وہ شخص نہیں ملا، انہوں نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ تو نہیں مل رہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو پھر یقین کرلو کہ تم نے بہترین لوگوں کو قتل کر دیا ہے، انہوں نے پھر عرض کی: حضور! سات لوگ کھجوروں کے نیچے بھی پڑے ہوئے ہیں ہم ان کو دیکھ لیتے ہیں، جب دیکھنے گئے تو ان کو وہاں وہ

نعش مل گئی۔

ابوالمومن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی ٹانگوں میں رسّی باندھ کراس کو کھینچ کرلارہے ہیں، میں نے حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کو دیکھاجب آپ کے پاس اس کی نعش لےکرآئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکراداکیااوراس کے بعدفرمایا: تمھارے جولوگ شہید ہوئے ہیں وہ جنتی ہیں اورجوان کے لوگ مارے گئے ہیں وہ دوزخی ہیں۔

(تاریخ بغداد : أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (۱۶:۵۳۲) دارالغرب الإسلامی -بیروت)

یرموک میں کفار کی شکست پراہل سلام کا خوش ہونا

قال سعيد بن المسيب عن أبيه، قال فی غزوة اليرموك و كان عدد شهداء المسلمين ثلاثة آلاف بينهم من صحابة النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وشيوخ المسلمين وأقطابهم، وممن استشهد من هؤلاء :عكرمة بن أبی جهل وابنه عمرو، وسلمة بن هشام، وعمرو بن سعيد، وأبان بن سعيد، وغيرهم۔وكان عدد قتلى الروم مائة وعشرين ألفا، منهم ثمانون ألفا مقيدون بالسلاسل وأربعون ألفا مطلقون سقطوا جميعهم فی الوادی.لقد فرح المسلمون بهذا النصر العظيم.

ترجمہ

حضرت سیدناسعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ غزوہ یرموک میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تین ہزارشہید ہوئے، اوران میں حضرت سیدناعکرمہ بن ابوجہل اوران کے بیٹے حضرت سیدناعمرو

،سلمہ بن ہشام، عمرو بن سعید، ابان بن سعید اوران کے علاوہ بھی نامی گرامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔اس جنگ میں ایک لاکھ بیس ہزار رومی قتل ہوگئے اوراسی ہزار تو وہ تھے جن کو زنجیروں کے ساتھ باندھا گیا تھا اور چالیس ہزار دوسرے قیدی تھے ، ان سب کو ایک وادی میں جمع کیا گیا تو اہل اسلام کو بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

(الانشراح ورفع الضّیق فی سیرۃ اَبی بکر الصّدیق شخصیتہ وعصرہ: علی محمد محمد الصَّلَّابی:۰۷ ۳ دار التوزیع والنشر الاِسلامیۃ،القاہرۃ - مصر)

ضروری گزارش

ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی مساجد میں یہ دونوں آیات لکھیں

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا﴾

ترجمہ کنز الایمان

بیشک اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ الاحزاب رقم الآیۃ:(۵۶،۵۷)

امت مسلمہ کا کفار کی ذلت وشکست اور ظالموں کی موت پر خوش ہونا

کفار کی شکست پر مسلمانوں کا خوش ہونا

ولما كان زمان السلطان محمود بن زنكى أرسل إليهم جيشا عظيما بقيادة صلاح الدين .فأخذوا مصر من أيديهم .فلما فتحها السلطان محمود فرح المسلمون بذلك أشد الفرح .وصنف ابن الجوزى فى ذلك كتابا سماه " النصر على مصر".

ترجمہ

حضرت سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سربراہی میں ایک لشکر مصر میں جہاد کے لئے روانہ فرمایا تو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے انہوں نے مصریوں سے مصر چھین لیا، سلطان زنگی شہید اور تمام اہل اسلام کو کافروں کی شکست پر بہت زیادہ خوشی ہوئی اور اس پر محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام "النصر علی مصر" رکھا۔

(مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم : محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی:۵۱ : وزارۃ الشئون الإسلامیۃ والأوقاف والدعوۃ والإرشاد -المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

میں نے کسی کو خوشی میں روتے ہوئے نہیں دیکھا

قَالَ عبد الحميد سَمِعت أَبَا حنيفَة يَحْكِي عَن حَمَّاد قَالَ بشرت إِبْرَاهِيم بِمَوْت الْحجَّاج فسجدَ قَالَ حَمَّاد مَا كنت أرى أحدا يبكى من الْفَرح حَتَّى رَأَيْت إِبْرَاهِيم بَكَى من الْفَرح.

ترجمہ

امام عبدالحمید فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اپنے شیخ حماد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے ہیں جب میں نے امام ابراہیم نخعی رضی اللہ

عنہ کو حجاج کے مرنے کی خبر دی تو انہوں نے سجدہ شکر ادا کیا، پھر حماد کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو خوشی میں روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا یہاں تک کہ میں نے امام ابراہیم کو خوشی میں روتے ہوئے دیکھا۔

(الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ : عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ القرشی، أبو محمد، محیی الدین الحنفی (۱:۲۹۶) میر محمد کتب خانہ - کراتشی)

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا حجاج کی موت پر خوش ہونا

ولما بلغ عمر بن عبد العزيز موت الحجاج خرّ ساجدا؛ و كان يدعو الله أن يكون موته على فراشه، ليكون أشدّ لعذابه فى الآخرة.

ترجمہ

امام الاندلسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی ئی کہ حجاج مرگیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ حجاج اپنے بستر پر مرے تاکہ آخرت میں اس کا عذاب زیادہ سخت ہو۔

(العقد الفرید: أبو عمر، شہاب الدین أحمد بن محمد بن عبد ربہ ابن حبیب ابن حدیر بن سالم المعروف بابن عبد ربہ الأندلسی (۵:۳۱۴) دار الکتب العلمیۃ - بیروت)

محدث طاؤس کے والد ماجد کا شکر کرنا

عن معمر،، عن ابن طاووس، عن أبيه أنه أخبر بموت الحجّاج مراراً، فلما تحقّق وفاته قال ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سورة الانعام رقم الآية : ۴۵)

ترجمہ

حضرت سیدنا معمر طاؤس رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد کو کئی بار خبر دی گئی کہ حجاج مرگیا ہے جب ان کو تحقیق ہوئی کہ وہ واقعی مرگیا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی

﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾سورۃ الانعام رقم الآیۃ : ۴۵)

اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔

(الدولۃ الأمویّۃ عوامل الازدہار وتداعیات الانہیار علی محمد محمد الصَّلّابی (۱:۶۸۳) دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت -لبنان)

امام ابراہیم نخعی کا حجاج کی موت پر خوش ہونا

وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِی سُلَیْمَانَ :لَمَّا أَخْبَرْتُ إِبْرَاهِیمَ النَّخَعِیَّ بِمَوْتِ الْحَجَّاجِ بَکَی مِنَ الْفَرَحِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ حجاج مرگیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ کو خبر سن کر خوشی سے رونا آگیا۔

(البدایۃ والنہایۃ : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۹:۱۵۹) دار إحیاء التراث العربی)

اللہ تعالی اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے (فقیر قادری رضوی)

ماخذ ومراجع

تفسیر الماتریدی: محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتریدی (دار الکتب العلمیۃ - بیروت، لبنان
التفسیر الکبیر : أبو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب
فخر الدین الرازی خطیب الری دار إحیاء التراث العربی - بیروت
تفسیر القرطبی : أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی
شمس الدین القرطبی دار الکتب المصریۃ - القاہرۃ
البحر المحیط فی التفسیر: أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان
أثیر الدین الأندلسی دار الفکر - بیروت
تفسیر القرآن العظیم: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی
دار طیبۃ للنشر والتوزیع
رسائل ابن عابدین لامام شامی مطبوعہ پشاور پاکستان
سنن ابن ماجہ : ابن ماجۃ أبو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید
دار إحیاء الکتب العربیۃ - فیصل عیسی البابی الحلبی
صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (دار طوق النجاۃ
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الہیثمی
مکتبۃ القدسی، القاہرۃ
مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی
مؤسسۃ الرسالۃ
صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری دار إحیاء التراث العربی - بیروت
المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی
دار إحیاء التراث العربی - بیروت

لباب التأویل فی معانی التنزیل :علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی

أبوالحسن، المعروف بالخازن دار الکتب العلمیۃ -بیروت

دلائل النبوۃ: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبوبکر البیہقی

دار الکتب العلمیۃ ،دار الریان للتراث

سبل الہدی والرشاد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (دار الکتب العلمیۃ بیروت -لبنان

سنن ابن ماجہ :ابن ماجۃ أبوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید

دار إحیاء الکتب العربیۃ - فیصل عیسی البابی الحلبی

البدایۃ والنہایۃ: أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی

دار إحیاء التراث العربی

التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر :أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد

بن حجر العسقلانی دار الکتب العلمیۃ

المراسیل: أبوداود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو

الأزدی السِّجِستانی مؤسسۃ الرسالۃ -بیروت

معرفۃ الصحابۃ : أبونعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی

دار الوطن للنشر، الریاض

جامع الأحادیث: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی

المعجم الکبیر :سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی

مکتبۃ ابن تیمیۃ -القاہرۃ

الکامل فی ضعفاء الرجال : أبوأحمد بن عدی الجرجانی الکتب العلمیۃ -بیروت-لبنان

مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبوعبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ

التفسیر المظہری :المظہری، محمد ثناء اللہ مکتبۃ الرشدیۃ -الباکستان

مختصرزادالمعاد : محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی دارالریان للتراث -القاہرۃ

فتاوی نور علی الدرب : عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز السعودیۃ

فتوح الشام : محمد بن عمر بن واقد السہمی الأسلمی بالولاء، المدنی، أبوعبداللہ، الواقدی

دارالکتب العلمیۃ

حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ : عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی

دار إحیاء الکتب العربیۃ -عیسی البابی الحلبی وشرکاہ -مصر

تاریخ الخلفاء الراشدین الفتوحات والإنجازات السیاسیۃ : محمد سہیل طقوش دارالنفائس

المستطرف فی کل فن مستطرف : شہاب الدین محمد بن أحمد بن منصور الأبشیہی أبوالفتح

عالم الکتب -بیروت

تاریخ بغداد : أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی

دارالغرب الإسلامی -بیروت

الانشراح وَرَفعُ الضِّیق فی سیرۃ أبی بَکر الصِّدیق شخصیتہ وَعصرہ: علی محمد محمد الصَّلَّابی

دارالتوزیع والنشر الإسلامیۃ، القاہرۃ -مصر

مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم : محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی

:وزارۃ الشئون الإسلامیۃ والأوقاف والدعوۃ والإرشاد -المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ : عبدالقادر بن محمد بن نصراللہ القرشی، أبومحمد،

محیی الدین الحنفی میر محمد کتب خانہ - کراتشی

العقد الفرید: أبوعمر، شہاب الدین أحمد بن محمد بن عبدربہ ابن حبیب ابن حدیر بن

سالم المعروف بابن عبدربہ الأندلسی دارالکتب العلمیۃ -بیروت

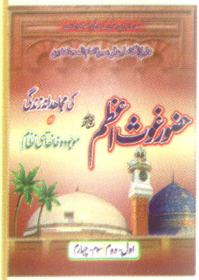
الدولۃ الأمویۃ عوامل الازدہار وتداعیات الانہیار علی محمد محمد الصَّلَّابی

دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت -لبنان

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- اسلام اور عورت
- تاریخ اہل سنت
- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور کھیل
- میلاد سید المرسلین ﷺ
- قلم کا ادب
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
- میلاد سید الانبیاء ﷺ
- اعلی حضرت اور سائنس
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- اپنے ایمان کی فکر کیجیے
- قربانی کے فضائل ومسائل
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر
- صلوا علی الحبیب ﷺ
- تحفظ ناموس رسالت اور جانور
- منافقین اور ان کی صفات
- کتاب الصوم
- اعلی حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
- مشکوۃ الجیلانی

- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- دی مسیج فلم اور ایمان کا زوال
- صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب ہے؟
- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عالمی انقلاب/ کامل ۱۲ جلد
- کیا کسی کی اصلاح کے لئے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟
- عبادات رمضان اور اہم مسائل
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- عظمۃ حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
- کوڑا پھینکنے والی بوڑھیا کی حقیقت
- ترقی کی راہ میں رکاوٹ علماء یا لبرل؟
- سیاسی جماعتوں کے ایمان فروش ورکروں کے نام اہم پیغام
- حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت
- مذہب کی آڑ میں سیاست کرنا کیسا؟
- میڈیا کے نام نہاد دانشور
- اذان حجاز
- مسئلہ ناموس رسالت پر جعلی مشائخ کی مجرمانہ خاموشی
- حاضری حرمین شریف اور سیلفی



مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور